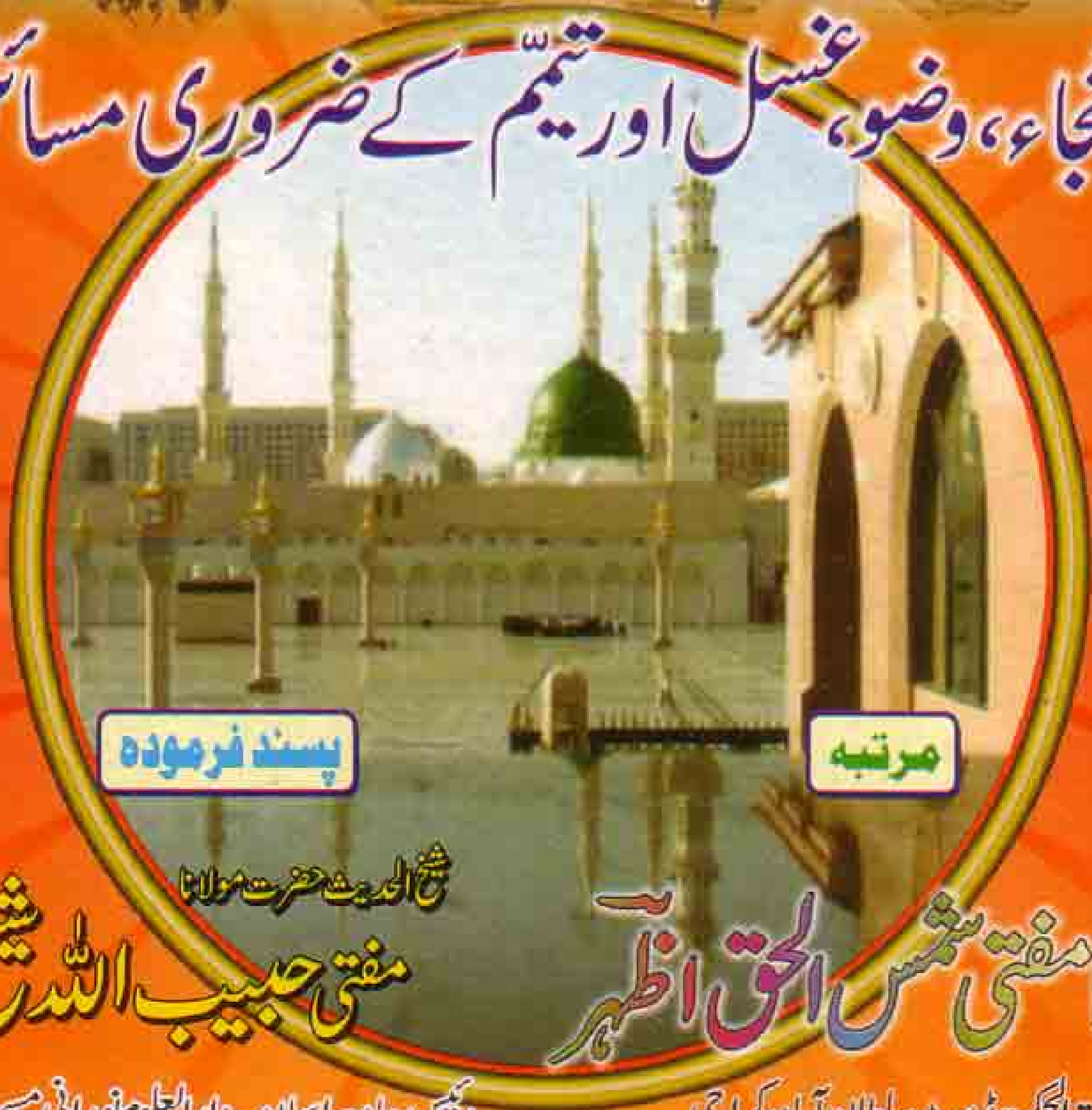
بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکامِ طہارت

استنجاء، وضو، غسل اور تیمّم کے ضروری مسائل



مرتبہ

مولانا مفتی شمس الحق اظہر صاحب

مدیر مدرسۃ الحکمۃ ٹرسٹ سلطان آباد، کراچی

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی

پسند فرمودہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا

مفتی حبیب اللہ شیخ صاحب

رئیس جامعہ اسلامیہ دار العلوم نورانی مسجد صرافہ بازار

و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی

ناشر

مدرسۃ الحکمۃ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

D-566، نیو حاجی کیمپ سلطان آباد ایم۔ٹی خان روڈ، کراچی فون: 5689193

نام رسالہ..............................احکام طہارت

مرتب..............................مولانا مفتی شمس الحق اظہر

ناشر..............................مدرسۃ الحکمۃ ٹرسٹ سلطان آباد

کمپوزنگ..............................شعبہ نشر و اشاعت مدرسۃ الحکمۃ ٹرسٹ

سنہ طباعت..............................صفر ۱۴۲۷ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۶ء

تعداد..............................۱۰۰۰

طبع..............................اوّل

ملنے کا پتہ:۔

مدرسة الحكمة ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

D-566 سلطان آباد کراچی

فہرست عنوانات



تقریظ

شیخ الحدیث مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب دامت برکاتہم

رئیس جامعہ اسلامیہ دارالعلوم نورانی مسجد صرافہ بازار

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم امابعد:

زیرنظر کتابچہ "احکام طہارت" عزیزم مفتی شمس الحق صاحب نے ترتیب دیا ہے جس میں انہوں نے نہایت عرق ریزی سے استنجاء، وضو، غسل، تیمّم وغیرہ کے چیدہ چیدہ مسائل کو جمع کیا ہے۔

بندہ نے ان مسائل پر نظر ڈالی تو اسے بہت جامع و مانع پایا۔ امید ہے کہ اس کتابچے کے مطالعہ سے عوام الناس کے لئے نماز جیسی اہم عبادت کو کامل طہارت سے ادا کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے اور عام مسلمانوں کو اس کتابچہ کے پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مفتی) **حبیب اللہ شیخ** (صاحب دامت برکاتہم)

۶ رصفر المظفر ۱۴۲۷ھ بمطابق ۷ رمارچ ۲۰۰۶ء

تمہید

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

نماز اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا دوسرا رکن ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اولین رکن ہے جو کہ ہر عاقل مرد و عورت پر یکساں طور پر فرض ہے۔ کسی بھی حال میں معاف نہیں ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بیماری یا کمزوری کے باعث کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو اس کیلئے بیٹھ کر پڑھنے کا حکم ہے اور اگر کوئی شخص بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اس کیلئے لیٹ کر اشارے سے پڑھنے کا حکم ہے۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو کہ تمام گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے اور نیکیوں کی طرف رغبت دلاتی ہے اور برائیوں سے نفرت پیدا کرتی ہے بشرطیکہ نماز اس کے شرائط کے ساتھ اور آداب کو مدنظر رکھ کر ادا کی جائے۔

آج کے دور میں اگر چہ نمازیوں کی تعداد کافی ساری ہے مگر اس کے باوجود نمازیوں میں وہ صفات اور تبدیلی نظر نہیں آتی جو کہ ان میں ہونی چاہیے۔ اسکی ایک بڑی اور اہم وجہ یہ بھی ہے کہ نماز کو اس کی حقیقت سمجھے اور مدنظر رکھے بغیر محض عادت کے طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح نماز کے حقیقی ثمرات کا حصول ناممکن ہے گو کہ نماز کے فرض کی ادائیگی سے مسلمان عہدہ برآں ضرور ہو جاتا ہے۔

اسی طرح نماز کے فوائد و ثمرات کے حصول کے سلسلے میں ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ نماز کی ادائیگی کیلئے طہارت کا اہتمام بطور خاص نہیں کیا جاتا حالانکہ طہارت نماز کے شرائط میں سے ایک بنیادی شرط ہے جس کے بغیر نماز کی ادائیگی ممکن نہیں۔

ان وجوہات کی بناء پر بندہ کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ نماز اور طہارت کے ضروری مسائل پر مشتمل ایک کتابچہ ترتیب دیا جائے جس کے مطالعے سے ایک مسلمان کو طہارت درست طریقے سے کر کے نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنے کی توفیق نصیب ہو۔ جب اس سلسلے میں مسائل کو جمع کرنا شروع کیا تو اندازہ ہوا کہ نماز کے مسائل طہارت کے احکام ومسائل کے ساتھ یکجا کر کے شائع کرنا فی الفور مشکل ہے کیونکہ اس سے کتابچہ کا حجم بڑھنے کا اندیشہ تھا جو کہ آج کل کے مصروف دور میں قاری کا حوصلہ پست کرنے کا باعث بن جاتا ہے اور قاری کتاب کے حجم کو دیکھتے ہی اسکے مطالعے سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا فی الحال فقط طہارت کے مسائل کو الگ سے شائع کرنے کا کام شروع کیا۔ نماز کے مسائل ان شاء اللہ العزیز آئندہ الگ سے شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ اسی مختصر طرز پر دیگر مسائل مثلاً نکاح، طلاق، رضاع، حج اور زکوۃ کی اشاعت کا بھی ارادہ ہے۔ اس سے قبل اس سلسلے کے تین کتابچے ''رمضان المبارک فضائل ومسائل'' اور ''قربانی کے چند ضروری مسائل'' اور ''اعتکاف کے چند ضروری مسائل'' بفضلہٖ تعالیٰ شائع ہو چکے ہیں۔

اس کتابچہ میں طہارت بدنیہ کے حصول سے متعلقہ مسائل یکجا کئے گئے ہیں۔ چونکہ نماز سے قبل نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک ہونا شرط ہے اس لئے پہلے بدن کی نجاست غلیظہ اور خفیفہ سے طہارت، استنجاء وغیرہ کے مسائل اور پھر طہارت حکمیہ یعنی وضوء، غسل، تیمّم کے مسائل مختصراً ذکر کئے گئے ہیں۔ یہ مسائل قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی کتب سے مرتب کئے گئے ہیں اور ان مسائل کو ترجیحاً شامل کیا گیا ہے جن کی موجودہ دور میں ایک عام مسلمان کو اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مسائل کی تفصیل میں جانے

سے گریز کیا گیا ہے تا کہ قاری پر بوجھ نہ ہو۔

قارئین سے التماس ہے کہ اس کتابچہ کو پڑھنے کے دوران اگر انہیں کوئی تشنگی محسوس ہو کہ کوئی اشد ضروری مسئلہ شامل نہ ہو سکا ہو یا کوئی اور اصلاح طلب بات نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

بڑی ناسپاسی ہوگی کہ میں اس موقع پر اس کتابچہ میں معاونت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا نہ کروں خصوصاً برادرم جناب محمد سلیم صاحب کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں جنہوں نے اس کتابچہ کی طباعت کے سلسلے میں ہر ممکن تعاون کیا۔ اسی طرح برادرم حافظ نعمت الحق صاحب کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے انتہائی عرق ریزی سے کتابچہ کی کمپوزنگ مختصر ترین وقت میں مکمل کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس کا بدلہ دنیا و آخرت میں نصیب فرمائے اور اس کتابچہ کو ان کے لئے اور ان کے مرحومین کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور بندہ کو اور تمام مسلمانوں کو اپنی نمازیں' طہارت و دیگر شرائط کا خیال رکھتے ہوئے درست ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گذشتہ کوتاہیوں کو اپنے فضل سے معاف فرمائے اور آئندہ کے لئے ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وما توفیقی الا باللّٰہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت کی ضروری اصطلاحات

چونکہ اس کتابچے میں اور عموماً فقہ کی تمام کتابوں میں شریعت کے احکام بیان کرتے ہوئے ان کے لئے فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام اور مکروہ وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں لہٰذا مناسب معلوم ہوا کہ پہلے ان اصطلاحات کا مطلب تحریر کردیا جائے تاکہ ان کا مفہوم سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ جو احکام الٰہی بندوں کے افعال واعمال کے متعلق ہیں ان کی آٹھ قسمیں ہیں۔ ۱۔فرض ۲۔ واجب ۳۔سنت ۴۔ مستحب ۵۔حرام ۶۔مکروہ تحریمی ۷۔مکروہ تنزیہی ۸۔مباح۔

(۱) فرض: وہ ہے جس کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق (گنہگار) اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔فرض عین ۲۔فرض کفایہ۔

فرض عین وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اس کو بغیر عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنجوقتہ نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔

فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے جیسے جنازہ کی نماز وغیرہ۔

(۲) واجب: وہ ہے جس کا بغیر عذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو۔ جو اس کا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں۔

(۳) سنت: وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔سنت مؤکدہ ۲۔سنت غیر مؤکدہ۔

سنت مؤکدہ کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب جیسا ہے یعنی بلاعذر چھوڑنے والا اوراس کے چھوڑنے کی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں۔

سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اوراس کو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔

(۴) مستحب: وہ فعل ہے جس کا کرنے ولا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اس کو فقہاء کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

(۵) حرام: وہ فعل ہے جس کا منکر کافر ہو۔اس کو بغیر عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

(۶) مکروہ تحریمی: وہ فعل ہے جس کا انکار کرنے والا فاسق ہو جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے۔اس کا بغیر عذر کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے۔

(۷) مکروہ تنزیہی: وہ فعل ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو۔

(۸) مباح: وہ فعل ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

طہارت ونظافت کی اہمیت:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۝

''بیشک اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں اور اچھی طرح پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔'' (سورہ بقرہ آیت:٢٢٢)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کو پسند کرتا ہے۔'' (ترمذی)

اسلام ایک پاکیزہ اور صفائی پسند دین ہے جس میں طہارت ونظافت کی اہمیت مذکورہ بالا ودیگر آیات واحادیث سے خوب واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ نظافت (صفائی) ایمان کی طرف دعوت دیتی ہے۔ چنانچہ طہارت اور صفائی پسند لوگ اللہ تعالیٰ کو بھی پسندیدہ ہوتے ہیں اسی لئے اہل قبا کی تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں ہے کہ:

''اس (مسجد قبا) کے اردگرد ایسے لوگ رہتے ہیں جو طہارت کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔'' (سورہ توبہ آیت:١٠٨)

طہارت وصفائی کے مختلف درجات ہیں۔ ایک طہارت ظاہریہ ہے یعنی اپنے جسم، لباس وغیرہ کو ظاہری طور پر پاک وصاف رکھنے کا اہتمام کرنا اور دوسری طہارت قلبیہ ہے یعنی اپنے دل کو کفریہ وشرکیہ ودیگر باطل عقائد اور مذموم وناپسندیدہ اخلاق سے پاک وصاف رکھنا۔ اسلام میں دونوں قسم کی طہارتوں کی اہمیت وارد ہوئی ہے۔

طہارت ظاہریہ کی اہمیت عام حالات میں تو ہے ہی جیسا کہ اوپر روایات سے واضح ہوا لیکن اس وقت طہارت ظاہریہ کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے جب ایک مسلمان نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''کوئی نماز بغیر طہارت قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی خیانت کے مال سے صدقہ قبول ہوتا ہے۔'' (مسلم شریف)

نماز سے قبل شریعت مطہرہ میں طہارت حاصل کرنے کا تاکید کے ساتھ حکم وارد ہوا ہے اور جو لوگ عام حالات میں، خصوصاً نماز کے لئے طہارت کا اہتمام نہیں کرتے ان کے لئے عذاب قبر اور جہنم کی آگ میں جلنے کی وعید وارد ہوئی ہے۔

ایک عام مسلمان اس بات کو اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ نماز کے لئے طہارت کتنی حد تک ضروری ہے؟ اور اس کے بغیر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ لیکن چونکہ طہارت کے بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کا عام مسلمان بسا اوقات اہتمام نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے ان کی نمازیں پوری شرائط کے ساتھ ادا نہیں ہو پاتیں حتی کہ بعض اوقات تو وہ نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بن جاتی ہیں۔ اس لئے اس کتابچے میں نماز سے قبل بدن کی طہارت کرنے کے مسائل قدرے وضاحت سے ذکر کئے جائیں گے۔ جبکہ لباس، جگہ کی طہارت اور نماز کی دیگر شرائط کا ذکر نماز کے مسائل کے ضمن میں کیا جائے گا ان شاء اللہ العزیز۔

چونکہ طہارت نام ہے نجاست (ناپاکی) سے صفائی حاصل کرنے کا اس لئے سب سے پہلے نجاست کے متعلق ضروری باتیں ذکر کی جاتی ہیں تاکہ طہارت کا مفہوم واضح ہو جائے۔

نجاست کی قسمیں:۔

نجاست (ناپاکی) کی دوقسمیں ہیں۔(۱)حقیقیہ (۲)حکمیہ۔

نجاست حقیقیہ: وہ ناپاکی ہے جس سے انسان نفرت کرتا ہے اور اپنے بدن اور کپڑوں اور کھانے پینے کی چیزوں کواس سے بچاتا ہے اس وجہ سے شریعت میں اس سے بچنے کاحکم ہے۔

نجاست حقیقیہ کی پھر دوقسمیں ہیں۔(۱) نجاست غلیظہ (۲) نجاست خفیفہ۔

نجاست غلیظہ: وہ نجاست ہے جس کے ناپاک ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو اور اس سے بچنے میں انسان کو کچھ دقت نہ ہو۔تھوڑی سی لگ جائے تو تب بھی دھونے کا حکم ہے۔ جیسے بہتا ہوا خون' آدمی کا پیشاب' پاخانہ' منی' شراب' کتے' بلی کا پیشاب پاخانہ' خنزیر کا گوشت اور اسکے بال' ہڈی وغیرہ اور گھوڑے' گدھے خچر کی لید اور گائے' بیل ' بھینس وغیرہ کا گوبر اور بکری' بھیڑ کی مینگنی۔غرضیکہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی' بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے' خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب۔ یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔

نجاست خفیفہ: ہلکی نجاست کو کہا جاتا ہے جیسے حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری' گائے' بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہیں۔

نجاست حکمیہ: انسان کی وہ حالت ہے جس میں نماز اور بعض دیگر عبادات ادا کرنا درست نہیں اسکو حدث بھی کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) حدث اصغر(۲) حدث اکبر۔

حدث اصغر: انسان کی وہ حالت ہے جس میں بغیر وضو یا تیمّم کئے نماز پڑھنا درست نہیں۔

حدث اکبر: انسان کی وہ حالت ہے جس میں بغیر غسل یا تیمّم کئے نماز یا قرآن مجید کا پڑھنا درست نہیں۔

☆ نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں ایک درہم (ہتھیلی کے گہراؤ) کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے یعنی اسے دھوئے بغیر اگر نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی لیکن اسے نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے۔اگر ایک درہم سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں اسے دھوئے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

☆ اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے پاخانہ اور مرغی کی بیٹ تو اگر اسکا وزن اندازاً ساڑھے چار ماشے سے کم ہو تو دھوئے بغیر نماز درست ہے لیکن اگر اس سے زیادہ ہو تو دھوئے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

☆ اگر نجاست خفیفہ بدن کو لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اسکے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے۔اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں۔مثلاً اگر ہاتھ میں لگے تو ہاتھ کی چوتھائی اور اگر ٹانگ میں لگے تو ٹانگ کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی ہو تو معاف نہیں اسکا دھونا واجب ہے۔بغیر دھوئے نماز نہیں ہوگی۔

☆ مچھلی کا خون یا مکھی، کھٹمل مچھر کا خون نجس نہیں اگر بدن کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بہتا ہوا خون نہیں۔

☆ اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کے نوک کے برابر لگ جائیں کہ غور کئے بغیر دکھائی نہ دے سکیں تو اسکا دھونا واجب نہیں البتہ دھو لینا بہتر ہے۔

☆ اگر کوئی شخص پیر دھو کر ناپاک زمین پر چلا تو اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جائے کہ زمین کی کچھ مٹی یا یہ نجس پانی پیر میں لگ جائے تو پیر ناپاک ہو جائیں گے پھر دھونا پڑیں گے۔

☆ اگر کتا یا بلی وغیرہ کسی کے بدن سے چھو جائے تو بدن ناپاک نہیں ہوگا چاہے کتے اور بلی کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہو بشرطیکہ ان کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔

نجاست حقیقیہ سے پاکی کا طریقہ

انسان کا جسم دونوں طرح کی نجاست سے نجس ہوتا ہے یعنی نجاست حکمیہ سے بھی اور نجاست حقیقیہ سے بھی۔ نجاست حقیقیہ سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ یہاں ذکر کیا جاتا ہے جبکہ نجاست حکمیہ سے پاک ہونے کا ذکر آگے وضو، غسل، تیمّم کے بیان میں آئے گا۔

☆ اگر گاڑھی نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ وغیرہ تو اتنا دھوئے کہ نجاست ختم ہو جائے چاہے تین دفعہ دھونا پڑے یا کم۔ جب نجاست چھوٹ جائے گی تو بدن پاک ہو جائے گا۔ البتہ اگر پہلی ہی دفعہ دھونے سے نجاست زائل ہو گئی تو تین مرتبہ تک دھو لینا بہتر ہے۔

☆ اگر پیشاب کی طرح کوئی بہنے والی نجاست لگ گئی تو اس جگہ کو اتنا دھوئے کہ یقین ہو جائے کہ نجاست زائل ہو چکی ہے۔

☆ اگر کسی عورت نے ناپاک مہندی یا سرخی یا پاؤڈر وغیرہ بدن پر لگایا تو تین دفعہ خوب دھو لینے سے وہ جگہ پاک ہو جائے گی اگر چہ رنگ لگا ہوا باقی ہو۔

☆ اگر کوئی عضو خون پیپ کے نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ لینا کافی ہے۔

☆ ناپاک رنگ اگر جسم میں لگ جائے یا بال اس رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگر چہ رنگ دور نہ ہو۔

استنجاء کے احکام

پیشاب پاخانہ کے بعد بدن پر جو نجاست لگ جاتی ہے اس کے اور دوسری چیزوں کے پاک کرنے کے طریقے میں کچھ فرق ہے اس لئے اس کے مسائل و آداب الگ سے ذکر کئے جاتے ہیں۔

☆ پیشاب اور پاخانہ کے بعد استنجاء کرنا سنت ہے۔

☆ اگر نجاست اپنی جگہ سے بالکل ادھر ادھر نہ لگی ہو تو ایسی صورت میں اگر پانی کے بجائے پتھر یا ڈھیلے یا ٹشو پیپر وغیرہ سے استنجاء کر لے اور اتنا صاف کر دے کہ نجاست بالکل ختم ہو جائے تو بھی جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ پانی سے بھی استنجاء کر لیا جائے البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو پھر مجبوری ہے۔

☆ ڈھیلے وغیرہ سے استنجاء کرنے کے لئے کوئی کیفیت مخصوص نہیں ہے بلکہ مقصود

صفائی ہے وہ جس طریقے سے بھی حاصل ہو جائے لہٰذا صرف اتنا خیال رکھے کہ نجاست اِدھر اُدھر نہ پھیلنے پائے اور بدن خوب صاف ہو جائے۔ نیز استنجاء میں تین ڈھیلے استعمال کرنا مستحب ہے۔

☆ ڈھیلے وغیرہ سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے لیکن اگر نجاست ایک درہم (ہتھیلی کے گہراؤ) سے زیادہ مقدار میں پھیل جائے تو پھر پانی سے دھونا واجب ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

☆ پانی سے استنجاء کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئے پھر بدن کو اتنا دھوئے کہ دل کہنے لگے کہ اب بدن پاک ہو گیا ہے۔

☆ آج کل بیت الخلاؤں میں استنجاء کرتے وقت ایسی چیز استعمال نہیں کرنا چاہیے جو بیت الخلاء کو بند کر دے اور دوسروں کے لئے باعث اذیت ہو۔ ایسی صورت میں ٹشو پیپر کا استعمال بہتر ہے۔

استنجاء کا مسنون طریقہ:۔

☆ سو کر اٹھنے کے بعد جب تک پہنچوں تک ہاتھ نہ دھوئے ہوں تب تک پانی میں ہاتھ نہ ڈالے چاہے ہاتھ بظاہر پاک ہوں یا ناپاک۔ اگر پانی چھوٹے برتن میں ہو تو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر دائیں ہاتھ کو تین دفعہ دھوئے پھر برتن داہنے ہاتھ میں لیکر بائیں ہاتھ کو دھوئے۔ اگر پانی بڑے برتن میں ہو تو کسی چھوٹے برتن کے ذریعے اس سے پانی نکال کر مذکورہ طریقہ سے ہاتھ دھولے لیکن انگلیاں پانی میں نہ ڈوبنے پائیں۔

☆ جب پیشاب، پاخانہ کے لئے جائے تو بیت الخلاء سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ

دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبآئِثِ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں شیطان سے اور شیطانی باتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

اور اگر کھلی جگہ ہے تو ستر کھولنے سے پہلے بسم اللہ اور دعا پڑھے۔ نیز اس بات کا خیال رکھے کہ ننگے سر نہ جائے اور کسی انگوٹھی وغیرہ پر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہو تو اس کو باہر اتار کر رکھ دے۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے۔ قضائے حاجت کی حالت میں کوئی ذکر زبان سے نہ کرے۔ اگر چھینک آئے تو دل ہی دل میں الحمدللہ کہہ دے زبان سے کچھ نہ کہے ایسی حالت میں کچھ بولنے سے بھی پرہیز کرے۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نکلنے لگے تو پہلے داہنا پیر باہر نکالے اور بیت الخلاء کے دروازے سے نکل کر یا کھلی جگہ میں ستر ڈھانپ کر یہ دعا پڑھے۔

غُفْرَانَکَ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

''اے اللہ! میں تجھ سے اپنی بخشش چاہتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تکلیف پہنچانے والی چیز کو مجھ سے دور کیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی''۔

استنجاء کے بعد بائیں ہاتھ کو صابن وغیرہ سے اچھی طرح دھولے۔

قضائے حاجت کے وقت جن امور سے بچنا چاہیے:۔

قضائے حاجت کے وقت درج ذیل کام مکروہ ہیں اس لئے ان سے بچنا چاہیے۔

☆ بات کرنا۔ ☆ بلاضرورت کھانسنا۔

☆ کسی آیت، حدیث یا متبرک چیز کا پڑھنا۔

☆ ایسی چیز جس پر اللہ تعالیٰ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی فرشتے کا نام ہو یا کوئی آیت یا حدیث لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا، البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا کسی کپڑے وغیرہ میں لپٹی ہوئی ہو تو کوئی کراہت نہیں۔

☆ بلاضرورت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

☆ بالکل برہنہ ہو کر قضائے حاجت کرنا۔

☆ قبلہ کی جانب رخ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا۔

☆ چھوٹے بچے کو قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرا کے پیشاب پاخانہ کرانا۔

☆ کھلی جگہ میں چاند یا سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا۔

☆ نہر یا تالاب وغیرہ کے کنارے قضائے حاجت کرنا اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے۔

☆ ایسے درخت کے نیچے قضائے حاجت کرنا جس کے سائے میں لوگ بیٹھا کرتے ہوں اسی طرح پھل، پھول والے درخت کے نیچے یا ایسی جگہ جہاں سردی میں لوگ دھوپ میں بیٹھتے ہوں۔

☆ جانوروں کے درمیان قضائے حاجت کرنا۔

☆ مسجد و عیدگاہ کے اس قدر قریب قضائے حاجت کرنا جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہو۔

☆ قبرستان میں قضائے حاجت کرنا۔

☆ ایسی جگہ قضائے حاجت کرنا جہاں لوگ وضو اور غسل کرتے ہوں۔

☆ راستے میں اور ہوا کے رخ پر قضائے حاجت کرنا۔

☆ ایسی جگہ قضائے حاجت کرنا جہاں سے نجاست بہہ کر اپنی طرف آئے۔

☆ کھلی جگہ میں کسی سوراخ یا بل میں پیشاب کرنا۔

☆ قافلہ یا کسی مجمع کے قریب قضائے حاجت کرنا۔

جن چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے:۔

درج ذیل مختلف اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

☆ ہڈی یا کھانے کی کسی بھی چیز سے استنجاء کرنا۔

☆ لید، گوبر اور تمام ناپاک اشیاء سے استنجاء کرنا۔

☆ وہ ڈھیلا یا پتھر وغیرہ جس سے ایک دفعہ استنجاء ہو چکا ہو۔

☆ پختہ اینٹ، ٹھیکری، شیشہ، کوئلہ، چونا، لوہا وغیرہ اور ایسی چیزوں سے استنجاء کرنا جو نجاست کو صاف نہ کریں جیسے سرکہ وغیرہ۔

☆ ایسی چیز جس کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ۔

☆ ایسی چیزیں جو قیمت والی ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا، عرق وغیرہ۔

☆ انسان کے اجزاء جیسے بال، ہڈی، گوشت وغیرہ۔

☆ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ۔

☆ درختوں کے پتے، کاغذ خواہ لکھا ہو یا سادہ (البتہ ٹشو پیپر کا کاغذ جو اسی مقصد

کے لئے تیار کیا جاتا ہے اس سے استنجاء کرنے میں کوئی حرج نہیں)

☆ زمزم کا پانی۔

☆ روئی اور ایسی تمام چیزیں جس سے انسان یا ان کے جانور نفع اٹھاتے ہوں۔

☆ اس کے علاوہ داہنے ہاتھ سے بھی بلا عذر استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

جن چیزوں سے استنجاء درست ہے:۔

☆ پانی سے۔ ☆ مٹی کے ڈھیلے سے۔

☆ پتھر سے۔ ☆ بے قیمت کپڑے سے۔ ☆ ٹشو پیپر سے۔

☆ ہر اس چیز سے جو پاک ہو اور نجاست کو دور کردے۔

نجاست حکمیہ سے پاکی کا طریقہ

نجاست حکمیہ کی ایک قسم یعنی حدث اصغر کی طہارت وضو اور تیمّم سے حاصل ہوتی ہے اور دوسری قسم یعنی حدث اکبر کی طہارت غسل اور تیمّم سے حاصل ہوتی ہے اس لئے پہلے حدث اصغر کی طہارت یعنی وضو کے احکام ذکر کئے جاتے ہیں اس کے بعد حدث اکبر کی طہارت یعنی غسل کے احکام ذکر کئے جائیں گے۔

وضو کے احکام

وضو کی اہمیت:۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص

نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے امتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں منور ہونگے۔ پس تم میں سے جو اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی باوضو ہونے کے باوجود) تازہ وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (جامع ترمذی)

وضو واجب ہونے کی شرائط:۔

وضو کے واجب ہونے کے لئے درج ذیل باتیں شرط ہیں۔

☆ مسلمان ہونا' کافر پر وضو واجب نہیں۔ کیونکہ وضو عبادت ہے اور کافروں کو عبادت کا حکم نہیں دیا گیا ہے نہ ہی ان کی عبادت قبول ہوتی ہے۔

☆ بالغ ہونا' نابالغ پر وضو واجب نہیں۔

☆ عاقل ہونا' دیوانہ اور بیہوش پر وضو واجب نہیں۔

☆ پانی کے استعمال پر قادر ہونا' جو شخص پانی کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو اس پر وضو واجب نہیں۔

وضو صحیح ہونے کی شرائط:۔

☆ تمام اعضاء پر پانی کا پہنچ جانا اگر کوئی جگہ بال کے برابر بھی خشک باقی رہے تو وضو نہیں ہوگا۔

☆ جسم پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو جیسے بدن پر خشک موم، چربی، سوکھا ہوا آٹا، ناخن پالش یا تنگ انگوٹھی وغیرہ ہو۔

☆ وضو کے دوران ایسی بات پیش نہ آنا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہو مثلاً دوران وضو پیشاب کے قطرے آ رہے ہوں۔ ہاں اگر شرعاً معذور ہے تو کوئی حرج نہیں۔

وضو کب فرض ہے؟

☆ وضو ہر قسم کی نماز کے لئے فرض ہے خواہ فرض نماز ہو یا سنت یا نفل، جنازہ کی نماز ہو یا سجدۂ تلاوت۔

وضو کب واجب ہے؟

دو صورتوں میں وضو کرنا واجب ہے۔

۱۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لئے۔

۲۔ قرآن مجید کو چھونے کے لئے۔

وضو کب مستحب ہے؟

وضو کرنا درج ذیل صورتوں میں مستحب ہے۔

☆ اذان دینے کے لئے۔ ☆ اقامت کے لئے۔

☆خطبہ پڑھتے وقت خواہ نکاح کا خطبہ ہو یا جمعہ کا یا کسی اور چیز کا۔

☆علم دین کی تعلیم دیتے وقت۔☆دین کی کتابوں کو چھوتے وقت۔

☆سلام یا سلام کا جواب دیتے وقت۔☆اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت۔

☆سوکر اٹھنے کے بعد۔☆اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔

☆میت کو غسل دینے کے بعد۔☆ہر وقت باوضو رہنا۔

☆عرفات میں ٹھہرنے کے لئے۔☆صفاومروہ کی سعی کے لئے۔

☆اس جنبی کے لئے جو غسل سے پہلے کھانا کھانا چاہتا ہو۔

☆اس جنبی کے لئے جو اپنی زوجہ سے خواہش پورا کرنے کا خواہشمند ہو۔

وضو کا مسنون طریقہ:۔

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے اور وضو شروع کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرے اور بسم اللہ کہے۔سب سے پہلے تین دفعہ پہنچوں تک ہاتھ دھوئے پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے۔اگر مسواک نہ ہوتو انگلی سے دانت صاف کرے اور اگر روزہ دار ہوتو غرارہ نہ کرے۔پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے البتہ روزہ دار ناک کے نرم گوشت سے اوپر پانی نہ لیجائے۔پھر تین دفعہ چہرہ دھوئے سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسری کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے۔اگر داڑھی گھنی ہوتو اس کا تین بار خلال کرے۔پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں

ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی، چھلا، گھڑی وغیرہ جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہوا سے ہلا لے۔ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے۔ مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں برابر ملا کر پیشانی کے بالوں پر رکھ کر گدی تک لے جائے پھر گدی سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کانوں کے پاس سے گذارتے ہوئے واپس پیشانی تک لے آئے۔ اس کے ساتھ ہی کانوں کا مسح اس طرح کرے کہ کانوں میں پہلے چھوٹی انگلیاں ڈال کر حرکت دے اس کے بعد کانوں کے دونوں سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر کانوں کے اندرونی حصوں کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی پشت کا مسح کرے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، گلے کا مسح نہ کرے۔ اس کے بعد تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کا خلال کرے پیر کی داہنی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ اگر وضو کے بعد برتن میں کچھ پانی بچ جائے تو اسے کھڑے ہو کر پی لے اور یہ دعا اور سورۃ القدر پڑھے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والے اور گناہوں سے پاک ہونے والے لوگوں میں سے کردے۔اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''۔

اسی طرح وضو کے بعد درود شریف پڑھنا بھی مستحب ہے۔

یہ وضو کا مسنون طریقہ ہے لیکن اسمیں بعض چیزیں فرض، بعض سنت، اور بعض مستحب ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

☆ وضو کرنے کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنا مستحب ہے۔حدیث میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

☆ آج کل گھروں میں بیسن لگے ہوئے ہیں۔بعض لوگ بیسن سے ہی کھڑے ہو کر وضو کر لیتے ہیں۔وضو تو اس طرح بھی ہو جاتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ حتی الوسع قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرے لیکن اگر مجبوری ہو تو کھڑے ہو کر وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے سے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

وضو کے فرائض:۔

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔

(۱) ایک مرتبہ سارا چہرہ اس طرح دھونا کہ ایک بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔ چہرے کے حدود سر کے بالوں کی ابتداء سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو

سے لیکر دوسرے کان کی لو تک ہیں۔

(۲) ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو اس طرح دھونا کہ بال برابر جگہ بھی دھونے سے باقی نہ رہے۔

(۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو ایسے دھونا کہ بال جتنی جگہ بھی باقی نہ بچے۔

یہ تمام چیزیں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز رہ گئی یا بال برابر جگہ بھی تر ہونے سے رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا اور جب وضو نہیں ہوگا تو وضو سے کی جانے والی کوئی عبادت بھی نہیں ہوگی جیسے پنجوقتہ نماز' نماز جنازہ' سجدۂ تلاوت وغیرہ۔

☆ وضو کے چار اعضاء جن کو دھونا/مسح کرنا فرض ہے یہ جب کسی بھی طرح دھل جائیں چاہے وضو کا ارادہ ہو یا نہ ہو بہر صورت وضو ہو جائے گا۔ جیسے نہاتے وقت سارے جسم پر پانی بہائے اور وضو نہ کرے یا حوض و تالاب وغیرہ میں گر پڑے اور اعضاء وضو دھل جائیں مگر اس صورت میں قصد و ارادہ کے بغیر وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔

☆ آنکھ کا جو کونہ ناک کے قریب ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اکثر اس پر میل آ جاتا ہے اس کو دور کر کے پانی پہنچانا چاہیے۔

☆ چہرے کا جو حصہ رخسار اور کان کے درمیان ہے اس کا دھونا فرض ہے خواہ اس حصے پر داڑھی نکلی ہو یا نہ نکلی ہو۔

☆ ہونٹ کا وہ حصہ جو ہونٹ کے بند ہونے کے بعد دکھلائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔

☆ آنکھ' کان' منہ کے اندرونی حصوں کو وضو کے دوران دھونا فرض نہیں۔

☆ داڑھی' مونچھ یا بھویں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ نیچے کا چمڑا نظر نہ آئے تو اس نیچے والے چمڑے کا دھونا فرض نہیں۔

☆ اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے تو صرف اتنے حصے کا دھو لینا کافی ہے وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

☆ اگر کسی کے ناخن کے اوپر آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔

☆ اگر کسی نے ڈاڑھ میں چاندی بھروائی ہے یا مصنوعی دانت لگایا ہے یا دانت پر خول چڑھایا ہے تو اس کے ساتھ وضو ہو جائے گا۔

☆ کسی نے سر پر مصنوعی بال (وگ) لگا رکھی ہو اور اس پر وضو کے دوران مسح کیا تو وضو نہیں ہو گا۔

☆ سر پر مہندی لگا رکھی ہو اور بال اس کے لیپ میں چھپے ہوئے ہوں تو مہندی کے اوپر سے مسح کرنے سے سر کا مسح نہیں ہو گا۔

☆ عورت نے سرخی یا کریم پاؤڈر لگایا ہو تو اگر اس کی تہہ جمی ہوئی نہ ہو اور پانی تہہ تک پہنچ جائے تو وضو ہو جائے گا۔

☆ ناخن پالش کی تہہ ناخن پر جم جاتی ہے جس کی وجہ سے پانی تہہ تک نہیں پہنچتا اس لئے اس حالت میں نہ وضو ہو گا نہ غسل' اور جب وضو اور غسل نہیں ہو گا تو نماز بھی نہیں ہو گی اور جب تک ناخن پالش لگی ہوئی ہو عورت مستقل ناپاک رہے گی۔

☆ کسی کے ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ انگلیوں کے سرے ان کے نیچے

چھپ گئے ہوں اور پانی اس کے نیچے نہیں پہنچے تو وضو نہیں ہوگا۔

☆ اگر کسی کے ہاتھ پاؤں میں پھٹن ہو اور اس میں پانی پہنچانا نقصان نہیں کرتا تو پھٹن کے اندر بھی پانی پہنچانا ضروری ہے لیکن اگر دھونا نقصان کرتا ہو تو پھر پھٹن کے اندر پانی پہنچانا معاف ہے۔

☆ دھونے کے اعضاء پر رنگ وروغن (پینٹ) لگ جائے یا ایلفی وغیرہ سوکھ کر سخت ہو جائے تو اس کو چھڑائے بغیر وضو نہیں ہوگا۔

☆ رنگریز (جو کپڑا رنگنے کا کام کرتے ہیں) ان کے ہاتھوں پر رنگ لگا ہوتا ہے اسے وضو کیلئے اتارنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ لکڑی اور لوہے وغیرہ پر کرنے کا چپکنے والا روغن اگر جم گیا تو اسے اتارے بغیر وضو نہیں ہوگا ہاں اگر ایسے روغن کی تہہ نہیں جمی صرف رنگ نظر آتا ہے تو وضو ہو جائے گا اس لئے کہ یہاں پانی کے پہنچنے سے کوئی مانع نہیں۔

وضو کی سنتیں:۔

وضو میں مندرجہ ذیل چیزیں سنت ہیں۔ مکمل طہارت حاصل کرنے کے لئے ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆ دل سے نیت کرنا کہ وضو محض ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرتا ہوں نہ کہ صرف ہاتھ منہ دھونے کے لئے۔

☆ منہ دھونے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھونا۔

☆ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کے الفاظ کہنا۔

☆ تین بار منہ بھر کر کلی کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا۔ نیز کلی میں پانی حلق کے قریب تک پہنچانا' بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو۔

☆ تین بار ناک میں پانی ڈالنا ہر بار نیا پانی ہو اور پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچانا' بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو۔

☆ مسواک کرنا' جس کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ میں مسواک اس طرح لے کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے چھوٹی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب باقی انگلیاں رکھے۔ مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔ پہلے اوپر کے دانتوں میں داہنی طرف مسواک کرے۔ پھر بائیں طرف کرے اسی طرح پھر نیچے کے دانتوں میں کرے۔ ایک بار اس طرح مسواک کرنے کے بعد مسواک منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور دوبارہ پانی میں بھگو کر پھر اسی طرح کرے۔ کل تین بار اس طرح کرے۔ پھر مسواک کسی دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دے زمین پر لٹا کر نہ رکھے۔ نیز دانتوں میں اوپر نیچے مسواک نہیں کرے۔

☆ مسواک متوسط درجے کی ہونی چاہئے نہ بہت سخت جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ اتنی نرم کہ دانتوں کو صاف نہ کر سکے۔ نیز چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور لمبائی میں ایک بالشت کے برابر ہونی چاہیے استعمال کرتے کرتے اگر لمبائی گھٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام لینا چاہئے۔

☆ مسواک خواتین کے لئے بھی مردوں کی طرح سنت ہے لیکن اگر ان کے مسوڑھے مسواک کے متحمل نہ ہوں تو ان کیلئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم

مقام ہے جبکہ مسواک کی نیت سے اس کا استعمال کیا جائے۔

☆ منہ دھونے کے بعد گھنی ڈاڑھی کا تین بار خلال کرنا بشرطیکہ احرام کی حالت میں نہ ہو۔ ڈاڑھی کے خلال طریقہ یہ ہے کہ داہنے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالے اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی جانب لے جائے۔

☆ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

☆ ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھ کر اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچ لے اور پیر کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ پیر دھوتے وقت بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے داہنے پیر کی چھوٹی انگلی میں نیچے سے خلال شروع کرے اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

☆ اعضائے وضو کو تین تین بار اس طرح دھونا کہ ہر بار پورا عضو دھل جائے۔ اگر ایک بار آدھا اور دوسری بار باقی عضو دھویا تو یہ دو بار نہیں بلکہ ایک ہی بار سمجھا جائے گا۔

☆ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت پانی انگلیوں کی طرف سے بہانا۔

☆ ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرنا۔ (اس کی کیفیت وضو کے مسنون طریقہ کے ذیل میں ذکر ہو چکی)

☆ کانوں کے اندر اور باہر سے مسح کرنا۔ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا ضروری نہیں۔ سر کے مسح کے لئے تر کیا گیا ہاتھ بھی کافی ہے البتہ اگر مسح کے بعد ٹوپی، عمامہ یا رومال یا کسی ایسی چیز کو چھوا جس کے چھونے سے ہاتھ کی تری جاتی رہی تو پھر

ہاتھوں کو دوبارہ تر کرے۔

☆ کانوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ چھوٹی انگلی کو کان کے سوراخ میں ڈال کر حرکت دے اور شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصے کا مسح کرے اور انگوٹھے سے کان کی پشت پر مسح کرے۔

☆ دائیں عضو کو بائیں عضو سے پہلے دھونا۔

☆ تمام اعضاء کو اس ترتیب کے ساتھ دھونا جو ترتیب مسنون طریقہ وضو کے ذیل میں بیان ہوئی۔

☆ اعضائے وضو کو پے در پے دھونا۔ یعنی اعضائے وضو دھونے کے درمیان اس قدر دیر نہ کرنا کہ پہلا عضو خشک ہو جائے۔ ہاں اگر کسی ضرورت کی وجہ سے اس قدر دیر ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

کوئی سنت چھوڑنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے۔

وضو کے مستحبات وآداب:۔

درج ذیل چیزیں وضو میں مستحب ہیں۔ وضو کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆ قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا۔

☆ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا تا کہ پانی کی چھینٹیں جسم اور کپڑوں پر نہ پڑیں۔

☆ اعضائے وضو کو مَل کر دھونا۔

☆ دوران وضو دنیوی باتوں سے اجتناب کرنا۔

☆ کسی دوسرے شخص کی مدد کے بغیر وضو کرنا یعنی بغیر کسی عذر کے کسی دوسرے شخص سے اعضائے وضو کو نہ دھلوانا۔ ہاں اگر کوئی دوسرا شخص پانی ڈالتا جائے اور یہ وضو کرتا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆ ڈھیلی انگوٹھی، گھڑی وغیرہ کو حرکت دینا۔

☆ عورت کی انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن، ناک کی کیل وغیرہ اگر ڈھیلی ہوں کہ بغیر ہلائے بھی ان کے نیچے پانی پہنچ جائے تو بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے۔ اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کا ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔

☆ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

☆ کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔

☆ نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا۔

☆ ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا۔

☆ چہرے اور ہاتھ پاؤں کے فرض مقدار سے کچھ زیادہ دھونا۔

☆ سردی کے موسم میں وضو شروع کرنے سے قبل ہاتھ پاؤں کو تر کر دینا تاکہ عضو دھوتے وقت پانی آسانی سے پہنچ جائے۔

☆ ہر عضو دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑھنا۔

☆ دوران وضو پانی بقدر ضرورت استعمال کرنا۔

☆ وضو کا برتن لوٹا، نل وغیرہ اپنی داہنی طرف رکھنا۔

☆ پیر دھوتے وقت بائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا اور داہنے ہاتھ سے مَلنا۔

☆ وضو کے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہو کر پینا۔

☆ وضو کے بعد سورۃ القدر' شہادتین اور دعا پڑھنا۔

کسی مستحب کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر مستحب کا جو ثواب ہے وہ نہیں ملتا اور مستحب کا درجہ سنت سے کم ہے۔

وضو سے متعلقہ مکروہات :۔

وضو سے متعلق درج ذیل باتیں مکروہ ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

☆ جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں ان کے خلاف کرنے سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے۔

☆ پانی بہانے میں اسراف وفضول خرچی کرنا' یعنی ضرورت شرعیہ سے زیادہ پانی استعمال کرنا یہ اس صورت میں ہے جب وہ پانی مباح ہو یعنی نہر' دریا وغیرہ کا پانی ہو یا اس کی اپنی ملکیت ہو۔ اگر وہ پانی صرف وضو ہی کے لئے وقف ہے جیسا کہ آج کل مساجد میں ہوتا ہے تو اس میں اسراف حرام ہے۔

☆ پانی کا اس قدر کم خرچ کرنا کہ اعضاء ٹھیک طرح نہ دھل سکیں۔

☆ چہرے یا دوسرے اعضاء پر پانی زور سے مارنا۔

☆ اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھونا۔

☆ دوران وضو دنیاوی باتیں کرنا۔

☆ بلا عذر کسی دوسرے شخص کی مدد سے وضو کرنا (یعنی اعضائے وضو پر دوسرے کا ہاتھ استعمال کروانا)

☆ کسی ناپاک جگہ پر وضو کرنا کیونکہ اس سے ناپا کی بدن پر لگ جانے کا خطرہ ہے۔

☆ مسجد کے اندر وضو کرنا جس سے پانی مسجد میں گرے۔

☆ سر کا مسح مکرر کرنا۔

☆ وضو کے بعد ہاتھ سے پانی کا جھٹکنا۔

☆ روزہ دار کا کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا کیونکہ اس سے روزہ ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

☆ خلاف سنت وضو کرنا۔

☆ وضو کرنے کے بعد جب اس وضو کو استعمال نہ کرلیا جائے (یعنی نماز یا کوئی ایسی عبادت نہ کرلی جائے جس کیلئے وضو شرط ہے جیسے سجدۂ تلاوت نماز جنازہ وغیرہ) تو دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔

☆ باوضو اور پاک آدمی محض برکت کے حصول کیلئے آب زم زم سے وضو یا غسل کرے تو جائز ہے۔ لیکن بے وضو یا جنبی شخص کا آب زم زم سے وضو یا غسل مکروہ ہے۔

وضو کو توڑنے والی چیزیں:۔

وضو جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ پیشاب پاخانے کے راستے سے کسی بھی چیز کا نکلنا خواہ پاک ہو جیسے پتھر، کنکر وغیرہ یا ناپاک ہو جیسے پیشاب، پاخانہ، مذی، ودی، منی یا خون یا کیڑا وغیرہ۔

☆ ہوا کا خارج ہونا۔

☆ اگر کسی شخص کے پاخانہ کی جگہ کا کوئی اندرونی حصہ باہر نکل آئے جسے ہمارے

عرف میں کانچھ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضوٹوٹ جائے گا خواہ وہ خود بخود اندر چلا جائے یا لکڑی' کپڑے' ہاتھ وغیرہ سے اندر پہنچایا جائے۔اسی طرح اگر کسی کا بواسیری مسہ اندر سے باہر نکل آئے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

☆ اگر کوئی چیز شرمگاہ سے کچھ باہر نکل کر پھر اندر چلی جائے تو اس سے بھی وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ بواسیر کے علاج کے لئے کوئی تیل یا مرہم پاخانے کے مقام کے اندر لگایا اگر وہ باہر نکل آیا تو اس سے بھی وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ عورتوں میں بیماری کی وجہ سے جو لیس دار پانی آتا ہے جسے لیکوریا کہتے ہیں وہ پانی ناپاک ہے اس کے نکلنے سے بھی وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ منی اگر بغیر شہوت کے خارج ہوگئی مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی خارج ہوگئی تو اس سے بھی وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ جن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے جیسے حیض' نفاس' منی وغیرہ ان سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

☆ بدن کے کسی بھی حصے یا زخم سے خون' پیپ وغیرہ نکل کر اس مقام تک بہہ جانا جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہے' البتہ اگر زخم کے منہ پر صرف خون یا پیپ ظاہر ہوگیا آگے نہیں بڑھا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ خون کے کسی تجزیہ (ٹیسٹ) کے لئے انجکشن کے ذریعہ سے خون نکالا یا رگ کا انجکشن یا ڈرپ وغیرہ لگانے کے دوران کچھ خون پہلے سرنج کے ذریعہ نکالا (عموماً ایسا ہی ہوتا ہے) یا کسی کو خون دیا تو ان تمام صورتوں میں وضوٹوٹ جائے گا البتہ اگر گوشت

یا چمڑے میں انجکشن لگا کر صرف دوا داخل کی اور خون وغیرہ نکل کر نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ خون ناک سے نکل کر نتھنے (ناک کے نرم حصے) میں آ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر زخم سے تھوڑا تھوڑا خون یا پیپ کئی بار نکلا اور ہر بار کپڑے وغیرہ سے صاف کر دیا، تو ہر بار جو نکلا ہے وہ سارا ملا کر اگر اتنا بنتا ہو کہ اگر نہ پونچھا جاتا تو اپنی جگہ سے بہہ کر دوسری جگہ چلا جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ زخم پر پٹی باندھ دی گئی ہو اور خون یا پیپ پٹی کے اوپر سے ظاہر ہو جائے تو اگر اس قدر ہو کہ اگر پٹی نہ بندھی ہوتی تو اپنی جگہ سے بہہ کر دوسری جگہ چلا جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر کسی کے منہ یا دانت سے خون نکل آئے جس سے خون کا ذائقہ محسوس ہو یا تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

☆ اگر عورت کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو یہ پانی ناپاک ہے اس سے وضو ٹوٹ جائیگا۔

☆ آنکھ سے جو صاف پانی کسی بھی وجہ سے نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر آنکھ میں کوئی پھنسی وغیرہ ہو اور اس سے پانی نکلے یا پانی کے رنگ وغیرہ یا کسی اور قرینہ سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ پانی زخم سے آ رہا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ پانی ناپاک ہے۔

☆ آنکھ کے اندر اگر خون یا پیپ نظر آئے اور باہر نہ نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ کان میں درد ہواور اس سے پانی نکل کر بہہ جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا' پانی یا پت نکلے تو اگر منہ بھر کر ہو (یعنی جو مشکل سے رکے) تو وضوٹوٹ گیا اگر منہ بھر کر نہ ہو تو نہیں ٹوٹا' اگر قے میں صرف بلغم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر قے میں خون نکلے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضوٹوٹ جائے گا اور اگر جما ہوا ہو اور ٹکڑے ٹکڑے گرے تو اگر منہ بھر کر ہو تو وضوٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

☆ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے کی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں کرتا تو منہ بھر کر ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی ہے تو وضوٹوٹ گیا اور اگر ایک دفعہ قے کرنے کے بعد طبیعت ٹھیک ہوئی بعد میں پھر طبیعت خراب ہوئی اور دوسری متلی سے قے کی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

☆ ڈکار آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ وہ بدبودار ہو۔

☆ لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گیا اور ایسی غفلت ہوئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتا تو وضوٹوٹ گیا' البتہ اگر حالت نماز میں کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

☆ اگر سجدے کے دوران کوئی سو جائے تو اگر مرد ہو اور مردوں کی طرح سجدہ کیا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر عورت ہو اور عورتوں کی طرح سجدہ کیا ہو تو اس وضو ٹوٹ جائے گا۔ (مردوں اور عورتوں کے سجدے کی کیفیت ان شاء اللہ العزیز نماز کے بحث میں آئے گی)

☆ اگر بے ہوشی ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضوٹوٹ گیا چاہے تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو۔ اسی طرح اگر کوئی نشہ آور چیز استعمال کی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح

چلانہیں جاتا قدم ڈگمگاتے ہیں تو بھی وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر نماز میں اتنی زور سے ہنسی نکل گئی کہ خود بھی اپنی آواز سنی اور آس پاس والوں نے بھی سن لی تو اس سے بھی وضوٹوٹ جائے گا اور نماز بھی ٹوٹ جائے گی' اگر ایسا ہنسا کہ خود کو تو آواز سنائی دی مگر پاس والے نہ سن سکے تو اس سے صرف نماز ٹوٹ جائے گی وضونہیں ٹوٹے گا اور فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضوٹوٹے گا نہ نماز۔

☆ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے وضونہیں ٹوٹتا۔

☆ مرد کی شرمگاہ سے جب عورت کی شرمگاہ مل جائے اور کوئی کپڑا وغیرہ بیچ میں حائل نہ ہو تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔اسی کیفیت سے اگر دو عورتیں اپنی شرمگاہیں ملائیں تب بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔

☆ بیوی کا بوسہ لینے سے وضونہیں ٹوٹتا ہاں اگر مذی خارج ہو جائے تو پھر وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ کپڑے بدلنے یا اپنا یا کسی دوسرے کا ستر دیکھنے سے وضونہیں ٹوٹتا اسی طرح بدن کا کوئی حصہ برہنہ ہو جانے سے بھی وضونہیں ٹوٹتا۔

☆ باوضو شخص اگر حقہ' بیڑی' پان' سگریٹ یا نسوار استعمال کرے تو اس کا وضونہیں ٹوٹتا البتہ اگر ان میں سے کسی بھی چیز کی بدبو منہ میں باقی ہو تو اس کا دور کرنا ضروری ہے بدبو کی حالت میں نماز کا ادا کرنا مکروہ ہے۔

☆ باوضو شخص اگر بال بنوائے یا ڈاڑھی کا خط بنوائے یا ناخن ترشوائے تو اس سے وضونہیں ٹوٹتا نہ ہی اس مقام کے دوبارہ دھونے یا مسح کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ اگر عورت باوضو حالت میں بچے کو دودھ پلائے تو اس سے بھی وضونہیں ٹوٹتا۔

☆ اگر وضو کا کرنا تو اچھی طرح یاد ہے مگر ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں بلکہ شک ہے تو اسکا وضو باقی سمجھا جائے گا اس سے نماز درست ہے البتہ دوبارہ کر لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر وضو کا کرنا ہی **اچھی طرح** یاد نہیں اس میں شک ہے تو اس سے نماز نہیں ہوگی وضو کرنا لازم ہوگا۔

معذور کے احکام:۔

☆ جس کی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کسی وقت بند نہیں ہوتا ہے یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اور یہ عذر ایک نماز کے پورے وقت تک برقرار رہا اور اتنا وقت بھی نہیں ملتا ہے کہ وضو کو صرف فرائض کے ساتھ کر کے اس وقت کے فرائض اور واجبات ادا کر سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔

اسکا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے۔ جب تک وقت رہے گا تب تک اسکا وضو باقی رہے گا۔ مثلاً کسی کی نکسیر پھوٹی اور کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا اسکا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ جب یہ وقت نکل گیا دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیے۔ اس طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض، نفل جو نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

☆ ایک دفعہ معذور ہو جانے کے بعد جب دوسرا وقت آئے تو اس میں پورے وقت میں مسلسل عذر مثلاً خون نکلنے کا پایا جانا ضروری نہیں بلکہ پورے وقت میں اگر ایک دفعہ بھی

خون آ جایا کرے اور باقی سارے وقت میں بند رہے تب بھی معذور رہے گا۔لیکن اگر اس کے بعد ایک نماز کا پورا وقت اس حالت میں گذر جائے جس میں عذر مثلاً خون کا بہنا نہ پایا جائے تو اب معذور نہیں رہے گا۔اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ بھی خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔تاوقتیکہ دوبارہ پہلے جیسی صورتحال نہ پائی جائے۔

☆اگر فجر کے وقت وضو کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا دوسرا وضو کرنا چاہیے۔جب سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھ سکتا ہے البتہ جب عصر کا وقت آیا تو نیا وضو کرے۔

☆معذور شخص کے وضو کرنے کے بعد اگر وقت کے دوران اس کے عذر کے علاوہ کوئی اور وجہ پائی جائے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہو مثلاً پیشاب پاخانہ کرلیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆اگر معذور اس بات پر قادر ہو کہ زخم پر کپڑا باندھ کر یا روئی رکھ کر یا کسی بھی طریقے سے اس عذر کو روک دے یا کم کرلے تو اس کو اس طریقے سے بند کرنا یا کم کرنا واجب ہے۔اگر وہ بالکل بند کرنے پر قادر ہے تو ایسا شخص شرعاً معذور نہیں ہوگا۔

موزوں کا مسح:۔

اگر کوئی شخص پیروں میں موزے بحالت وضو پہنے ہوئے ہو اور پھر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس پر پیروں کا دھونا فرض نہیں بلکہ پیر دھونے کے بجائے صرف ایک مرتبہ دونوں موزوں پر مسح کرلینا کافی ہے بشرطیکہ مسح کی شرائط پائی جائیں (مسح کی شرائط آگے آرہی ہیں) البتہ اگر موزا اتار کر پیر دھولیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

موزوں پر مسح کی شرائط:۔

موزوں پر مسح کرنے کے لئے درج ذیل باتوں کا ہونا شرط ہے۔

۱۔اتنے چست ہوں کہ کوئی چیز باندھے بغیر پیروں پر کھڑے رہیں۔

۲۔موزے ایسے ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل یا اس سے زیادہ چل سکیں۔

۳۔اتنے موٹے ہوں کہ ان کے نیچے کی جلد نظر نہ آئے۔

۴۔پانی کو جذب نہ کرتے ہوں یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔

☆اگر موزا اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں اسی طرح اگر بغیر وضو کئے موزا پہن لیا تو اس پر مسح درست نہیں۔موزا اتار کر پیروں کو دھونا چاہیے۔

☆ جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی لمبائی چوڑائی کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے۔تین چھوٹی انگلیوں کا اعتبار اس وقت ہے جب موزہ انگلیوں پر سے نہ پھٹا ہو بلکہ کسی اور جگہ سے پھٹا ہو لیکن اگر انگلیوں پر سے پھٹا ہو تو اس وقت چھوٹی تین انگلیوں کو نہیں بلکہ ان انگلیوں کو دیکھیں گے جن پر سے موزہ پھٹا ہو۔اگر تین انگلیوں یا اس سے زیادہ کے اوپر سے پھٹا ہو تو مسح جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

☆اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے لیکن اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے

اور سب ملا کر تین چھوٹی انگلیوں کے برابر ہے تو مسح جائز نہیں اور اگر ایک موزے کی سب پھٹن ملا کر بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں تو مسح درست ہے۔

☆ کپڑے کی جرابیں خواہ وہ موٹے کپڑے کی ہوں یا باریک کپڑے کی ہوں ان کو پہن کر اگر ان کے اوپر چمڑے کے موزے پہن لئے جائیں تو ان پر مسح جائز ہے۔

☆ اگر غسل واجب ہو گیا تو موزہ اتار کر نہانا چاہیے۔ غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں۔

☆ ہاتھ کی تین انگلیوں کے بقدر کم از کم ہر موزے پر مسح فرض ہے اس سے کم مقدار پر مسح درست نہیں ہوگا۔

موزوں پر مسح کی مدت:۔

☆ مسافر کیلئے تین دن تین راتیں اور مقیم کیلئے ایک دن ایک رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔ جس وقت وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے مسح کے وقت کا حساب کیا جائے گا۔ موزا پہننے کے وقت کا حساب نہیں کیا جائیگا۔ مثلاً کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزا پہنا پھر سورج کے غروب ہوتے وقت اسکا وضو ٹوٹا تو اگلے دن سورج کے غروب تک مسح کرنا درست ہے۔ اگر مسافر ہے تو تیسرے دن غروب تک مسح کر سکتا ہے۔

☆ کسی نے موزوں پر مسح شروع کیا اور ایک دن رات گذرنے سے قبل مسافر ہو گیا تو وہ تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے۔

موزوں پر مسح کا مسنون طریقہ:۔

☆ موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی پوری انگلیاں تر کر کے داہنے

ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزے کے آگے کی طرف موزے پر رکھ دے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے آگے کی طرف موزے پر رکھ دے اور ہتھیلیاں موزوں سے الگ رکھ دے پھر ان کو ٹخنوں کی طرف اس طرح کھینچ کر لے جائے کہ موزوں پر پانی کے خطوط بن جائیں۔

موزوں کا مسح ختم ہونے کی صورتیں:۔

☆ جو چیز وضو کو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے یعنی دوبارہ وضو کرتے وقت مسح بھی دوبارہ کرنا پڑے گا۔ البتہ موزوں کے اتار دینے سے مسح ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد پاؤں دھونے پڑیں گے۔

☆ اگر کسی نے ایک موزہ پیر سے یا پیر کے اکثر حصے سے اتار دیا یا خود بخود اتر گیا تو دوسرا بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے کیونکہ اب مسح درست نہیں ہوگا۔

☆ جب مسح کی مدت پوری ہوگئی تو مسح جاتا رہا۔ اب اگر وضو ہے تو موزے اتار کر فقط پاؤں دھولے اور اگر وضو نہیں ہے تو موزے اتار کر پورا وضو کر لے۔

☆ موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا ہونے کی وجہ اس کے اندر پانی چلا گیا اور سارا یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح ختم ہو جائے گا اب دونوں موزے اتار کر اچھی طرح پیر دھوئے۔

پٹی اور پلستر پر مسح:۔

☆ اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا اور کوئی ایسی بیماری ہے جس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو وضو کرتے وقت پانی نہ ڈالے صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لے

(یعنی مسح کرے) اور اگر یہ بھی نقصان دہ ہوتو تو ہاتھ بھی نہ پھیرے وہ حصہ چھوڑ دے۔

☆ اگر زخم پر پٹی بندھی ہے اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے اور باندھنے سے تکلیف ہوتی ہے تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا کوئی خطرہ نہ ہوتو پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیے۔

☆ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر باقی جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیے لیکن اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لے۔

☆ ہڈی ٹوٹ جانے کے بعد جو پلستر لگایا جاتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک وہ کھولے جانے کے قابل نہ ہو اس وقت تک اس کے اوپر مسح کرنا جائز ہے۔

☆ پٹی یا پلستر وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری پٹی یا پلستر پر مسح کرے لیکن اگر ساری پر مسح نہ کرے بلکہ آدھی سے زائد پر کر لے تو یہ بھی جائز ہے لیکن آدھی یا آدھی سے کم پر مسح کرنا جائز نہیں۔

☆ اگر پٹی یا پلستر کھل جائے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پہلا مسح باقی ہے نیا مسح کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اگر زخم اچھا ہو گیا ہے اور دوبارہ پٹی وغیرہ باندھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی تو مسح ٹوٹ گیا اب وہ جگہ دھونا ضروری ہے۔

☆ کسی پر غسل واجب ہو گیا ہو اور اس کے جسم پر پٹی بندھی ہو یا پلستر چڑھا ہو جس کا اتارنا نقصان دہ ہو تو وہ باقی جسم کو دھو کر پٹی اور پلستر پر مسح کر سکتا ہے۔



غسل کے احکام

نماز سے قبل طہارت و پاکی حاصل کرنا ضروری ہے۔جس طرح وضو کرنا شرط ہے اسی طرح اگر کسی پر غسل واجب ہو تو اس کے لئے غسل کرنا بھی ضروری ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ذیل میں غسل کے ضروری احکام و مسائل ذکر کئے جاتے ہیں۔

غسل واجب ہونے کی شرائط:۔

غسل کے واجب ہونے کے لئے درج ذیل باتیں شرط ہیں:

☆ مسلمان ہونا' کافر پر غسل واجب نہیں۔

☆ بالغ ہونا' نابالغ پر غسل واجب نہیں۔

☆ عاقل ہونا' دیوانہ اور بیہوش پر غسل واجب نہیں۔

☆ پانی کے استعمال پر قادر ہونا' جو پانی کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو اس پر غسل واجب نہیں۔

☆ حدث اکبر کا پایا جانا' جو حدث اکبر سے پاک ہو اس پر غسل واجب نہیں۔

غسل صحیح ہونے کی شرائط:۔

☆ تمام جسم کے ظاہری حصہ پر پانی کا پہنچ جانا۔اگر بغیر کسی عذر کے جسم کا کوئی ظاہری حصہ بال کے برابر بھی خشک باقی رہ گیا تو غسل نہیں ہوگا۔

☆ جسم پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کے جسم تک پہنچنے میں رکاوٹ ہو جیسے بدن پر خشک موم' چربی' سوکھا ہوا آٹا' ناخن پالش یا تنگ انگوٹھی وغیرہ ہو۔

☆ حالت غسل میں ان باتوں کا نہ ہونا جن سے حدث اکبر یعنی غسل واجب ہوتا ہے جیسے کوئی عورت حالت حیض یا نفاس میں غسل کرے تو یہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔

غسل کب فرض ہے؟

☆ سوتے یا جاگتے ہوئے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے تو اس سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

☆ اگر غسل کے بعد دوبارہ منی خارج ہو جائے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر غسل سے پہلے سولیا ہو یا پیشاب کرلیا ہو یا چالیس قدم یا اس سے زیادہ چل پھر لیا ہو تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں اور اگر ان امور سے پہلے غسل کرلیا تھا اور پھر منی کا قطرہ نکل آیا تو غسل دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔

☆ اگر کسی کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی خاص حصہ کے سوراخ سے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنہ میں کاٹ دی جاتی ہے تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا اگر چہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔

☆ مرد و عورت کی ہم بستری سے دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔

☆ اگر کوئی شخص شب میں کئی بار ہم بستری کرے تو ایک بار غسل بھی کافی ہے البتہ حالت جنابت میں دوبارہ ہم بستری کرنے سے قبل غسل یا وضو یا استنجاء کر لینا افضل و مستحب ہے۔

☆ حیض و نفاس کے خون بند ہونے پر بھی غسل فرض ہے۔

☆ حیض یا نفاس کی حالت میں عورت کو احتلام ہو جائے تو کوئی مستقل غسل فرض

نہیں بلکہ حیض، نفاس سے پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل کافی ہو جائے گا۔

☆ مسلمان مرد کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

غسل کب واجب ہے؟

درج ذیل صورتوں میں غسل کرنا واجب ہے۔

☆ اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر میں اسکو جنابت لاحق تھی تو اسلام لانے کے بعد اس پر نہانا واجب ہے۔

☆ اگر کوئی پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اسے پہلی بار احتلام ہوا ہو تو اس پر احتیاطاً غسل واجب ہے۔

غسل کب سنت ہے؟

درج ذیل صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے۔

☆ جمعہ کے دن نماز فجر سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہے۔

☆ دونوں عیدوں کے دن فجر کے بعد بھی ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز عید واجب ہے۔

☆ حج و عمرہ کے احرام کیلئے غسل کرنا سنت ہے۔

☆ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

غسل کب مستحب ہے؟

مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ اسلام لانے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے، بشرطیکہ جنابت سے پاک ہو۔

☆ کوئی مرد یا عورت پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جائے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون یا بے ہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ مردے کو نہلانے کے بعد غسل دینے والے کیلئے بھی غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ شب برأت (شعبان کی پندرھویں رات) کو غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ حج کے موقع پر مزدلفہ میں ٹھہرنے کیلئے دسویں تاریخ کی صبح کو طلوع فجر کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

☆ طوافِ زیارت کیلئے۔ ☆ کنکری پھینکنے کے وقت۔

☆ کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے۔

☆ سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت۔

☆ استسقاء کی نمازوں کیلئے۔

☆ خوف اور مصیبت کی نماز کیلئے۔

☆ سفر سے واپس آنے کے بعد۔

☆ استحاضہ والی عورت کا استحاضہ ختم ہو جانے کے بعد۔

☆ مجلس علم میں جانے اور نئے کپڑے پہننے کیلئے۔

☆ جو کسی قصاص وغیرہ میں قتل ہو رہا ہو اس کے لئے غسل کرنا۔

غسل کا مسنون طریقہ:۔

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ غسل کرنے والا کوئی کپڑا وغیرہ باندھ کر نہائے۔ نہانے سے پہلے پہنچوں تک دونوں ہاتھوں کو دھوئے پھر استنجے کی جگہ کو دھوئے پھر جہاں بدن پر نجاست حقیقیہ لگی ہو اسے پاک کرے۔ اس کے بعد نماز کی طرح وضو کرے۔ وضو کے دوران کلی میں خوب حلق تک غرارے کے ساتھ پانی پہنچائے اور ناک میں نرم حصہ تک بھی پانی پہنچائے اسکا خصوصیت سے خیال رکھے۔ البتہ اگر روزہ دار ہو تو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران مبالغہ یعنی غرارے اور ناک کے اوپر تک پانی پہنچانے سے پرہیز کرے تاکہ روزہ کے نقصان کا خطرہ نہ ہو۔

☆ اگر ایسی جگہ غسل کر رہا ہو جہاں پانی نیچے پاؤں میں جمع ہو رہا ہو تو پھر وضو کے دوران پاؤں نہ دھوئے بلکہ غسل کے آخر میں اس جگہ سے ہٹ کر دھوئے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہائے اسطرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔

☆ غسل کرتے وقت پانی بہت زیادہ نہ بہائے اور اتنا کم بھی نہ استعمال کرے کہ غسل اچھی طرح نہ ہو نیز غسل کرتے وقت پردے کا خوب خیال رکھے۔

☆ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ سکتا ہو تو برہنہ ہو کر نہانا بھی درست ہے چاہے کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر اور چاہے غسل خانہ کی چھت کھلی ہو یا بند۔ لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے البتہ بہتر ہے کہ ستر کو چھپا کر غسل کرے۔

☆ اگر غسل کے بعد یاد آئے کہ کوئی جگہ خشک رہ گئی تھی تو اسی جگہ کو بعد میں دھو لے پورا غسل دوبارہ کرنا ضروری نہیں اسی طرح کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا تو بھی

یاد آنے پر صرف کلی کرے یا ناک میں پانی ڈال لے۔

☆ غسل کے دوران کچھ چھینٹیں بالٹی میں رکھے پاک پانی میں پڑیں تو تھوڑی بہت چھینٹوں سے وہ پانی ناپاک تو نہیں ہوگا البتہ احتیاط کرنا چاہیے۔

☆ عورت کو چاہیے کہ نتھ' بالیوں اور انگوٹھی وغیرہ کو خوب ہلالے تا کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے۔

☆ جس پر نہانا واجب ہے اگر وہ نہانے سے قبل کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے ہاتھ منہ دھو کر کلی کرے تب کھائے۔

☆ اگر کوئی ناپاک ہے اور اسے جنابت لاحق ہے تو اس حالت میں ناخن یا بال کاٹنا مکروہ ہے۔

غسل کے فرائض:۔

غسل میں تین فرائض ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ پورے جسم پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر جگہ بھی خشک باقی نہ رہے۔۲۔ حلق تک پانی خوب پہنچا کر کلی کرنا۔۳۔ ناک کے نرم حصہ تک پانی پہنچانا۔

☆ عورت کے سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا کھولنا معاف ہے البتہ ان کی جڑوں تک بہرصورت پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اگر بال گندھے ہوئے نہ ہوں (جیسا آج کل عموماً یہی ہوتا ہے) پھر سب بالوں کو بھگونا اور ان کی جڑوں تک پانی پہنچانا لازم ہے۔ اگر بال کھولے بغیر جڑوں تک پانی نہ پہنچ سکے تو بالوں کا کھولنا ضروری ہے۔

☆ غسل میں عورت کو پیشاب کی جگہ میں آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا بھی

فرض ہے اگر پانی وہاں نہیں پہنچے گا تو غسل نہیں ہوگا۔

☆ اگر مرد کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس زائد کھال کو کھول کر اندر پانی پہنچانے میں دقت نہ ہو تو کھال کے اندر پانی پہنچانا فرض ہے اور اگر دقت ہو تو فرض نہیں۔

☆ اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا یا کسی نے ناخن پالش لگایا ہو جس کی تہہ ناخن پر جم گئی ہو تو ایسی صورت میں ان چیزوں کو ہٹا کر تہہ تک پانی پہنچانا لازم ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

☆ کان اور ناف میں بھی اہتمام کے ساتھ پانی پہنچانا ضروری ہے اگر پانی نہیں پہنچے گا تو غسل نہیں ہوگا۔

☆ غسل میں غرارہ ضروری نہیں منہ بھر کر کلی کرنا ضروری ہے۔ اگر منہ بھر کر کلی کی تو غسل ہوگیا۔

☆ جو لوگ دانتوں پر مختلف دھاتوں کے خول چڑھاتے ہیں ان کے لئے غسل کے دوران ان کا نکالنا ضروری نہیں بلکہ اس کے ساتھ غسل ہو جائیگا کیونکہ اس کے نکالنے میں حرج ہے۔ اسی طرح جس نے دانت میں کوئی مادہ بھروادیا ہو اسکا بھی یہی حکم ہے۔

☆ غسل میں مصنوعی دانتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر مستقل طور پر ایسے لگوادیئے ہوں کہ آسانی سے نکالے نہیں جاسکتے ہیں تو ایسی صورت میں اس کا حکم اصل دانتوں جیسا ہوگا یعنی ان کے ساتھ غسل ہو جائے گا البتہ اگر دانت اس قسم کے ہیں کہ حسب ضرورت آسانی سے لگائے اور نکالے جاسکتے ہیں تو انہیں نکال کر مسوڑھوں تک پانی پہنچانا لازم ہے۔

غسل کی سنتیں:۔

غسل (خواہ فرض ہو یا سنت، مستحب وغیرہ) اس میں درج ذیل چیزیں سنت ہیں۔

☆ نیت کرنا۔

☆ غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔ مگر غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے۔

☆ ابتداء میں دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔

☆ استنجاء کرنا۔ (خواہ استنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہیں)

☆ اگر بدن پر کوئی نجاست لگی ہو اس کو دھونا۔ ☆ نماز کی طرح وضو کرنا۔

☆ سر اور تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

☆ جس ترتیب سے اوپر سنتیں بیان ہوئیں اسی ترتیب سے ادا کرنا۔

☆ جسم کے تمام اعضاء کو شروع میں ملنا یعنی ان پر ہاتھ پھیرنا تا کہ پانی اچھی طرح پہنچ جائے اور کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

غسل کے آداب و مستحبات:۔

☆ ایسی جگہ نہانا جہاں کسی کی نظر نہ پڑے یا تہہ بند وغیرہ باندھ کر نہانا۔

☆ داہنے جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھونا۔

☆ تمام جسم پر اس ترتیب سے پانی بہانا کہ پہلے سر پر پھر داہنے کندھے پر پھر بائیں کندھے پر۔

☆ غسل کے بعد بدن ڈھانپنے میں جلدی کرنا۔

غسل کے مستحبات اور آداب وہی ہیں جو وضو کے ہیں البتہ ستر کھلا ہونے کی صورت میں غسل قبلہ رخ ہو کر نہ کرے کیونکہ یہ قبلے کے آداب کے خلاف ہے۔ اسی طرح غسل کا باقی ماندہ پانی پینا بھی مستحب نہیں ہے۔

غسل کے مکروہات:۔

☆ مسنون طریقے کے خلاف غسل کرنا۔

☆ بلاضرورت کسی ایسی جگہ نہانا جہاں کسی کی نظر پہنچ سکے۔

☆ دوران غسل ستر کھلا ہونے کی صورت میں بلاضرورت کسی سے باتیں کرنا۔

☆ برہنہ نہانے والے کا قبلہ رخ ہونا۔

غسل کے وقت بھی وہی باتیں مکروہ ہیں جو وضو کے دوران مکروہ ہیں ۔اس کے علاوہ دوران غسل کوئی دعا پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

تیمّم کے احکام

تیمّم کے لغوی معنی ارادہ کرنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لئے پاک مٹی کا خاص طریقے سے ارادہ کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تیمّم کا حکم قرآن کریم میں سفر کی حالت میں نازل ہوا تھا۔(بخاری ومسلم)

تیمّم کا حکم صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ مخصوص ہے پہلی امتوں میں اس کی اجازت نہ تھی۔

تیمّم واجب ہونے کی شرائط:۔

تیمّم واجب ہونے کے لئے درج ذیل باتیں شرط ہیں۔

☆ مسلمان ہونا' کافر پر تیمّم واجب نہیں۔

☆ بالغ ہونا' نابالغ پر تیمّم واجب نہیں۔

☆ عاقل ہونا' دیوانہ اور بیہوش پر تیمّم واجب نہیں۔

☆ حدث اصغر واکبر کا پایا جانا' جو شخص دونوں حدثوں سے پاک ہو اس پر تیمّم واجب نہیں۔

☆ جن چیزوں سے تیمّم جائز ہے ان کے استعمال پر قادر ہونا' جس شخص کو ان چیزوں کے استعمال پر قدرت نہیں تو اس پر بھی تیمّم واجب نہیں۔

تیمّم صحیح ہونے کی شرائط :۔

☆ مسلمان ہونا' یعنی کفر کی حالت میں کئے ہوئے تیمّم سے اسلام لانے کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں۔

☆ تیمّم کی نیت کرنا' جس حدث سے طہارت کے لئے تیمّم کیا جائے اس حدث سے طہارت کی نیت کی جائے یا جس چیز کے لئے تیمّم کیا جارہا ہے مثلاً نماز یا قرآن مجید کی تلاوت کے لئے اس کی نیت کی جائے۔

☆ پورے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

☆ جسم پر ایسی چیز کا نہ ہونا جس کے ہوتے ہوئے مذکورہ اعضاء پر مسح نہ ہو سکے۔

☆ پورے دونوں ہاتھوں یا ان کے اکثر حصہ سے مسح کرنا۔ اکثر کا مطلب یہ ہے کہ تین انگلیوں یا زیادہ سے مسح کرنا اگر ایک یا دو انگلیوں سے مسح کیا تو مسح درست نہیں ہوگا۔

☆ اگر اندازہ ہے کہ آس پاس کہیں پانی موجود ہے تو اسے تلاش کرنا۔

☆ جن چیزوں سے حدث اصغر یا اکبر ہوتا ہے ان چیزوں کا بوقت تیمّم نہ ہونا مثلاً حائضہ عورت تیمّم کرے تو صحیح نہیں۔

تیمّم جائز ہونے یا نہ ہونے کی صورتیں:۔

ذیل میں تیمّم کے جائز ہونے یا نہ ہونے کی صورتوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ اگر اس قدر پانی موجود نہ ہو جو وضو اور غسل کے لئے کافی ہو جائے بلکہ پانی ایک شرعی میل یا اس سے زائد فاصلہ پر ہو تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(ایک شرعی میل دو ہزار انگریزی گز یا 1.8 کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے)

☆ اگر کوئی جنگل میں یا ایسی جگہ پر ہے جہاں اسے معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے؟ نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے یہ دریافت کرے تو ایسے وقت میں تیمّم کرے اور اگر کوئی سچا آدمی مل گیا اور اس نے ایک شرعی میل کے اندر اندر پانی کا پتہ بتا دیا یا کسی نشانی سے خود وہ سمجھتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو اگر پانی اس قدر تلاش کر سکتا ہے کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو تو ڈھونڈے بغیر تیمّم کرنا درست نہیں اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

☆ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور پیر دھو سکے تو تیمّم کرنا درست نہیں بلکہ ایک ایک دفعہ مذکورہ اعضاء جن کو دھونا وضو میں فرض ہے دھو لے اور سر کا مسح کر لے لیکن اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمّم کر لے۔

☆ پانی اتنا کم ہو کہ وہ فقط کھانے پینے کی ضرورت کے لئے کافی ہوتا ہو اگر وضو یا غسل میں خرچ کر دیا جائے تو دیگر ضروریات کے لئے پانی باقی نہ رہے گا تو تیمّم کرنا درست ہے۔

☆ اگر پانی قیمتاً بک رہا ہے اور اس کے پاس پانی خریدنے کے لئے رقم موجود نہیں تو تیمّم کرنا درست ہے۔ اگر رقم موجود ہے اور سفر کی ضروریات سے زائد ہے تو پانی خریدنا واجب ہے تیمّم نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر پانی کی قیمت اتنی زیادہ ہو کہ اتنی زیادہ قیمت کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو پانی خریدنا واجب نہیں تیمّم کر لینا درست ہے۔

☆ اگر کسی کو بیماری کی وجہ سے پانی کے استعمال سے نقصان کا خطرہ ہو کہ بیماری بڑھ جائے گی تب بھی تیمّم درست ہے البتہ اگر ٹھنڈا پانی نقصان دہ ہو لیکن گرم پانی نقصان دہ نہ ہو تو پھر گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ وہاں گرم پانی میسر ہی نہیں تو پھر تیمّم کر سکتا ہے۔

☆ اگر کسی کے آدھے حصے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمّم کر لے۔ اسی طرح وضو کے اعضاء (چہرہ' دو ہاتھ' دو پاؤں) میں سے اکثر پر زخم ہوں تو بھی تیمّم کر سکتا ہے ورنہ صحیح اعضاء کو دھو کر زخمی اعضاء پر مسح کر لے۔

☆ وضو یا غسل کرنے میں ایسی نماز کے چلے جانے کا خوف ہو جس کی کوئی قضا نہ ہو جیسے نماز جنازہ' عیدین کی نماز یا سورج اور چاند گرہن کی نماز تو ایسی صورت میں تیمّم کرنا درست ہے۔

☆ عید کی نماز میں اگر نماز شروع کرنے سے پہلے وقت کے نکل جانے کا خوف نہ ہو تو امام کے لئے تیمّم جائز نہیں لیکن اگر وقت نکل جانے کا خوف ہو تو تیمّم جائز

ہے۔مقتدی کو اگر خوف ہو کہ وضو کرنے میں عید کی نماز فوت ہو جائے گی تو تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔

☆ آج کل عید کی نماز مختلف جگہوں پر اور مختلف وقتوں پر ہوتی ہے تو اگر دوسری جگہ نماز عید ملنے کی امید ہے تو تیمّم کرنا جائز نہیں وضو کر کے دوسری جگہ نماز عید ادا کرے۔

☆ جس طرح بحالت مجبوری وضو کی جگہ تیمّم درست ہے اس طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کی حالت میں تیمّم درست ہے اسی طرح جو عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور کوئی عذر ہو تو اس کے لئے بھی تیمّم درست ہے۔وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

☆ ریل گاڑی میں اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمّم جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ریل کے کسی ڈبے میں بھی پانی نہ ہو اور ایک شرعی میل کے اندر پانی کے موجود ہونے کا علم نہ ہو جہاں ریل رکتی ہو۔

تیمّم کس چیز سے درست ہے؟

☆ زمین اور زمین کے سوا جو چیزیں مٹی کے قسم سے ہوں ان سب سے تیمّم درست ہے جیسے مٹی، ریت، پتھر، چونا، ہڑتال، سرمہ وغیرہ اور جو چیز زمین کے قسم سے نہ ہو اس سے تیمّم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، لکڑی کپڑا، اناج وغیرہ البتہ اگر ان اشیاء پر اتنا گرد وغبار پڑا ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑے اور ہاتھوں پر اچھی طرح لگے تو پھر تیمّم کرنا درست ہے۔

☆ مٹی کے قسم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز آگ میں نہ جلے اور نہ گلے وہ مٹی کی قسم سے ہے اس پر تیمّم کرنا درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے وہ مٹی کی قسم نہیں

اس پر تیمّم درست نہیں۔

نوٹ:۔ اگر چہ راکھ جلتی اور پگھلتی نہیں مگر پھر بھی اس پر تیمّم درست نہیں اور چونہ اگر چہ جل جاتا ہے پھر بھی اس پر تیمّم درست ہے یہ دونوں چیزیں مذکورہ بالا قانون سے مستثنیٰ ہیں۔

تیمّم کرنے کا مسنون طریقہ:۔

تیمّم کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرلے کہ میں پاک ہونے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں اس کے بعد بسم اللہ پڑھے اور انگلیاں کھلی رکھتے ہوئے دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور ان کو زمین پر پہلے آگے کو پھر پیچھے کو ہلائے۔ پھر ان دونوں کو جھاڑ دے۔ پھر اس کے بعد ہاتھوں کو سارے منہ پر اس طرح مل لے کہ کوئی جگہ مسح سے خالی نہ رہے مرد اپنی داڑھی کا خلال بھی کرے۔ پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ اسی طریقے سے مار کر جھاڑے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ایسے مسح کرے کہ کوئی جگہ بغیر مسح کے باقی نہ رہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو چھوڑ کر باقی تین انگلیوں اور ہتھیلی کے کچھ حصہ کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیوں کی سرے پر پشت کی طرف رکھ کر کہنی تک کھینچ لائے۔ پھر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی اور باقی ہتھیلی کو سامنے کی طرف رکھ کر کلائی تک کھینچے اور دائیں انگوٹھے کا بھی اس کے ساتھ مسح کرے۔ پھر اسی طریقے سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔ انگوٹھی' چھلا' گھڑی وغیرہ کو اتار کر مسح کرے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے اگر ناخن برابر بھی کوئی جگہ مسح کے بغیر رہ گئی تو تیمّم نہیں ہوگا۔

تیمّم کے فرائض وارکان:۔

تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں۔

ا۔ تیمّم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کرنا کہ میں پاک ہونے کے لئے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔

۲۔ پورے چہرے کا ایسا مسح کرنا کہ ناخن برابر جگہ بھی باقی نہ رہے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت ایسا مسح کرنا کہ ناخن برابر جگہ بھی باقی نہ رہے۔

☆ اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو سکھانے کے لئے تیمّم کر لیتا ہے اور دل میں پاکی حاصل کرنے یا کوئی عبادت کرنے کی نیت نہیں تو اس کا تیمّم نہیں ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر والی جگہ میں مسح نہ کرے تو تیمّم نہیں ہوگا اسی طرح دونوں نتھنوں کے درمیان جو پردہ ہے اس پر بھی مسح کرنا ضروری ہے۔

تیمّم کی سنتیں:۔

تیمّم میں درج ذیل چیزیں سنت ہیں انکا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ ابتداء میں بسم اللہ کہنا۔ ☆ ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کو پاک مٹی پر آگے کو لانا پھر پیچھے کو لے جانا۔

☆ ملنے کے بعد دونوں ہاتھوں جھاڑ دینا تا کہ چہرہ مٹی سے ملوث نہ ہو۔

☆ پہلے داہنے ہاتھ کا اور پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا۔

☆ جو چیزیں مٹی کی قسم سے ہیں ان کے بجائے مٹی سے تیمّم کرنا۔

☆ مسح کے دوران انگلیاں کھلی رکھنا تا کہ درمیان میں مٹی پہنچ جائے۔

☆ ترتیب سے تیمّم کرنا یعنی پہلے چہرے پر مسح کرنا پھر ہاتھوں پر مسح کرنا۔
☆ چہرے کے مسح کے بعد داڑھی کا خلال کرنا۔
☆ پے در پے چہرے اور ہاتھوں کا ایسے مسح کرنا کہ اگر پانی استعمال کیا جاتا تو ابھی تک پہلا عضو خشک نہیں ہوا ہوتا۔

تیمّم کے مکروہات:۔

اوپر بیان کی گئی سنتوں میں سے کسی سنت کو چھوڑنا حالت تیمّم میں مکروہ ہے اسی طرح مسح کو مکرر کرنا بھی مکروہ ہے۔

تیمّم کو توڑ دینے والی چیزیں:۔

ہر وہ چیز جو وضو کو توڑ دیتی ہے وہ تیمّم کو بھی توڑ دیتی ہے اور ہر وہ چیز جس سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے غسل کا تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ درج ذیل چیزیں زائد ہیں۔
☆ عذر کا زائل ہو جانا، یعنی جس عذر کی وجہ سے تیمّم کیا تھا وہ عذر اب باقی نہ رہا تو تیمّم بھی باقی نہیں رہے گا، اگرچہ کوئی دوسرا عذر پیدا ہو جائے۔ مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا پھر کوئی ایسی بیماری بھی پیدا ہوگئی جس کے لئے پانی نقصان دہ ہے اب بیماری کے بعد پانی مل گیا تو وہ تیمّم ٹوٹ جائے گا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا لہٰذا اب بیماری کے لئے پھر سے تیمّم کرنا پڑے گا۔
☆ اگر وضو کے لئے تیمّم کیا تھا تو اتنا پانی مل جانا اور اس کے استعمال پر قادر ہو جانا جو صرف وضو کے فرائض ادا کرنے کے لئے کافی ہو۔ اگر غسل کے لئے تیمّم کیا تھا تو پھر اتنا پانی مل جانا اور اس کے استعمال پر قادر ہو جانا جس سے غسل کے صرف فرائض ادا ہو سکیں۔

☆ اگر وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمّم کیا تھا تو اگر صرف وضو ٹوٹ جائے تو وہ تیمّم وضو کے حق میں ٹوٹ جائے گا البتہ غسل کے حق میں باقی رہے گا تاوقتیکہ غسل واجب کرنے والی کوئی بات نہ پائی جائے۔

☆ جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے تیمّم کرتا رہے خواہ کتنے دن کیوں نہ گذر جائیں، کوئی وسوسہ دل میں نہ لائے اس لئے کہ جتنی پاکی وضو اور غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمّم سے بھی ہوتی ہے۔

خاتمہ:۔

یہاں تک نماز کے لئے طہارت حاصل کرنے کے ضروری مسائل ذکر کئے گئے اس کے بعد ان شاء اللہ العزیز نماز کی بقیہ شرائط اور مسائل دوسرے حصے میں پیش کئے جائیں گے۔اس کتابچے کا مطالعہ کرنے والے احباب سے گذارش ہے کہ بندہ کو اور اس کتابچہ کی اشاعت وطباعت کا ذریعہ بننے والے تمام احباب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کے مسائل سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین وما علینا الا البلاغ

کتبہ

شمس الحق اظہر

۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

۲۳ فروری ۲۰۰۶ء

مؤلف کی دیگر تالیفات وتراجم ایک نظر میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب

ایک جھوٹا وصیت نامہ

تصنیف: الشیخ عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

اس رسالہ میں شیخ رحمہ اللہ نے اس جھوٹے وصیت نامے کی حقیقت کھول کر رکھ دی ہے جو شیخ احمد کے نام سے مساجد میں تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ خود بھی پڑھیں اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس سازش سے آگاہ کرنے کے لئے تقسیم کیجئے۔

توشۂ داعی

(دعوت وتبلیغ کے چند اہم اصول)

وعظ: الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

اس وعظ میں شیخ نے دعوت وتبلیغ کے وہ بنیادی رہنما اصول ذکر کئے ہیں جو ایک داعی کو اختیار کرنے چاہئیں۔ ان اصول کو اختیار کرکے داعی خود بھی فائدہ محسوس کرتا ہے اور دوسروں میں بھی اپنی دعوت کے اثرات محسوس کرتا ہے۔ وطن عزیز میں پہلی بار اردو ترجمہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ اس کتابچہ کے مطالعے سے آپ ایک مخلص داعی بن کر دین کی بہتر خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔

اعتکاف کے چند ضروری مسائل

اعتکاف ایک اہم عبادت ہے اور ہر سال کثیر تعداد میں مسلمان اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات کسی معمولی سی بات سے ان کا اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے جبکہ انہیں اس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ خواتین وحضرات اعتکاف کس وطریقہ کار کے تحت کریں؟ وہ تمام مسائل آپ کو اس کتابچے سے معلوم کر سکتے ہیں۔ نیز معتکف کے لئے صبح وشام کے مسنون معمولات بھی مختصراً ذکر کئے گئے ہیں جن سے اعتکاف کا اجر وثواب دوبالا ہو جاتا ہے۔

قربانی کے چند ضروری مسائل

ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر لاکھوں مسلمان قربانی کا فریضہ ادا کرتے ہیں جس کے سلسلے میں کافی اہم مسائل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کتابچہ میں قربانی کے ضروری مسائل یکجا کر کے ذکر کئے گئے ہیں۔ تاکہ قربانی شریعت مطہرہ کی روشنی میں ادا کی جا سکے۔

رمضان المبارک' فضائل ومسائل

روزہ اسلام کا تیسرا اہم اور بنیادی رکن ہے۔ روزہ اور اس سے متعلقہ مسائل مثلاً تراویح' شب قدر' اعتکاف وغیرہ کو اس کتابچے میں تفصیل سے ذکر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی مسلمان رمضان المبارک کے مبارک لمحات کو قیمتی بنانے سے محروم نہ رہے۔ ایک روزہ دار کے لئے مکمل معمولات کی فراہمی اور ان کوتاہیوں سے آگاہی جو عموماً روزہ کے اجر وثواب کو ضائع کرنے کا سبب بنتی ہیں۔



مدرسۃ الحکمۃ

ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

دینی ودنیوی تعلیم کا ایک با اعتماد ادارہ

۔ عرصہ دراز سے سلطان آباد وگردونواح میں ایک ایسے دینی ادارے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں دینی ودنیوی تعلیم دینی ماحول میں اصول شرعیہ کو مدنظر رکھ کر دی جائے تاکہ بچوں کا مستقبل دینی ودنیوی دونوں اعتبار سے تابناک ہو۔

الحمدللہ بزرگوں کی دعاؤں کی بدولت اکتوبر 2002ء میں شہید اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کی سرپرستی میں اپنی مدد آپ کے تحت اس ادارہ کی بنیاد رکھ دی گئی۔

ادارہ ہذا سے اس وقت تک سینکڑوں بچے اور بچیاں دینی اور عصری تعلیم سے آراستہ ہوئے اور ہورہے ہیں۔ نیز زبانی وتحریری طور پر دارالافتاء سے دینی مسائل کے جوابات بھی دیئے جارہے ہیں اور روزمرہ پیش آنے والے اہم دینی مسائل پر مشتمل دینی کتابچے بھی عوام الناس کی راہنمائی کیلئے شائع کرکے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ انتہائی بہتر انداز سے جاری وساری ہے۔

وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال بعض منصوبے التواء کا شکار ہیں وسائل مہیا ہونے پر ان شاءاللہ العزیز فوری طور پر ان خدمات کا دائرہ کار وسیع کردیا جائے گا۔ تمام احباب سے اس سلسلے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

محتاج دعا

مفتی شمس الحق اظہر

مدیر مدرسۃ الحکمۃ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سلطان آباد کراچی فون: 5689193